بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَعَلٰى يَتَشَارَ بِكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۹ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ | ۲۶ احسان ۱۳۴۷ش | ۲۶ جون ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۴۱

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لاکھوں مقدسوں کی شہادت موجود ہے کہ خدا ہے اور ضرور ہے

ہر ایک شخص کا کانشنس اور نورِ قلب گواہی دیتا ہے کہ وہ اسلامی خدا پر ایمان لائے

(۱) "اگر کوئی یہ شبہ پیش کرے کہ خدا نہیں ہے تو یہ بڑی بے ہودہ بات ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی نادانی اور بے وقوفی نہیں ہے جو خدا کا انکار کیا جاوے۔ دنیا میں دو گواہوں کے کہنے سے عدالت ڈگری دے دیتی ہے۔ چند گواہوں کے بیان پر جان جیسی عزیز چیز کے خلاف عدالت فتوے دے دیتی ہے اور پھانسی پر لٹکا دیتی ہے۔ حالانکہ شہادتوں میں جعل اور سازش کا اندیشہ ہی نہیں یقین ہوتا ہے۔ لیکن خدا کے متعلق ہزاروں لاکھوں انسانوں نے جو اپنی قوم اور ملک میں مسلّم راستباز نیک چلن تھے شہادت دی ہو اسے کافی نہ سمجھا جائے۔ اس سے بڑھ کر حماقت اور ہٹ دھرمی کیا ہوگی کہ لاکھوں مقدسوں کی شہادت موجود ہے اور پھر انہوں نے اپنی عملی حالت سے بتا دیا ہے اور خونِ دل سے یہ شہادت لکھ دی ہے کہ خدا ہے اور ضرور ہے۔ اس پر بھی اگر کوئی انکار کرتا ہے تو وہ بے وقوف ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۵۵)

(۲) "اسلام کا خدا وہ خدا ہے کہ ہر ایک جنگل میں رہنے والا فطرۃً مجبور ہے کہ اس پر ایمان لائے۔ ہر ایک شخص کا کانشنس اور نورِ قلب گواہی دیتا ہے کہ وہ اسلامی خدا پر ایمان لائے۔ اس حقیقتِ اسلام کو اور اصل تعلیم کو جس کی تفصیل کی گئی، آج کل کے مسلمان بھول گئے ہیں اور اسی بات کو پھر قائم کر دینا ہمارا کام ہے اور یہی ایک عظیم الشان مقصد ہے جس کو لے کر ہم آئے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳۶۲)

اخبار احمدیہ

93

ربوہ ۲۵ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج کل مری ہلز میں قیام فرما ہیں۔ ۲۲ احسان کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

لاہور ۲۵ احسان۔ احباب حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

۱۸، ۱۹، ۲۰ اخاء (اکتوبر) کو منعقد ہوگا

امسال بھی ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ اخاء (اکتوبر) کے مہینہ میں ہوگا۔ اس کے لئے ۱۸، ۱۹، ۲۰ اخاء (اکتوبر) کی تاریخیں مقرر کی جاتی ہیں۔ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ بھی منعقد ہوگی۔ تمام لجنات اپنی تجاویز شوریٰ کے ایجنڈا کے لئے آخر اگست تک بھجوا دیں۔ نیز اجتماع کے پروگرام کو زیادہ دلچسپ اور اعلیٰ بنانے کے لئے اپنے مفید مشوروں سے آگاہ کریں۔

مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ

مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس مورخہ ۱۳ وفا (جولائی) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اس اجلاس میں شمولیت فرمائیں گے انشاء اللہ۔ اس اجلاس کا پروگرام حسب ذیل ہے:۔

(۱) محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی مبلغ امریکہ الہام۔ بنگالیوں کی دلجوئی

(۲) محترم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال مسلمان اور علم الحساب

(۳) محترم نکہت مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ مغربی افریقہ میں اسلام

احباب سے درخواست ہے کہ بکثرت شمولیت فرما کر مستفید ہوں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ احسان ۱۳۴۷ ہش

انسان گناہ سے کس طرح بچ سکتا ہے

اسلام کے سوا اس وقت جتنے مذاہب دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ انہوں نے گناہ سے بچنے کے لئے بعض سہل طریقے نکال لئے ہیں۔ حالانکہ ہماری دانست میں یہ ان مذاہب کی حقیقی تعلیم نہیں ہو سکتی۔ اسلام گناہ سے بچنے کا جو طریقہ پیش کرتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ پر پورا پورا ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ۔

یعنی انسان گرنے لگے تو ہلاکت کے اتھاہ گڑھے میں جا گرتا ہے۔ مگر جو لوگ ایمان لاتے اور نیک اعمال بجا لاتے ہیں ان کے لئے غیر محدود اجر ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں سے بچنے کی توفیق اس وقت مل سکتی ہے کہ جب انسان پورے طور پر اللہ تعالےٰ پر ایمان لاوے۔ یہی بڑا مقصد انسانی زندگی کا ہے کہ گناہ کے پنجہ سے نجات پاوے۔ دیکھو ایک سانپ جو خوشنما معلوم ہوتا ہے بچہ تو اس کو ہاتھ میں پکڑنے کی خواہش کر سکتا ہے۔ اور ہاتھ بھی ڈال سکتا ہے لیکن ایک عقلمند جو جانتا ہے کہ سانپ کاٹ کھائے گا اور ہلاک کر دے گا۔ وہ کبھی جرأت نہیں کرے گا کہ اس کی طرف پھٹکے بلکہ اگر معلوم ہو جاوے کہ کسی مکان میں سانپ ہے تو اس میں بھی داخل نہیں ہوگا۔ ایسا ہی زہر کو جو ہلاک کرنے والی چیز سمجھتا ہے تو اسے کھانے پر وہ دلیر نہیں ہوگا۔ پس اسی طرح پر جب تک گناہ کو خطرناک زہر یقین نہ کر لے۔ اس سے بچ نہیں سکتا۔ یہ یقین و معرفت کے بدوں پیدا نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ کیا بات ہے کہ انسان گناہوں پر اس قدر دلیر ہو جاتا ہے۔ باوجودیکہ وہ خدا تعالےٰ پر ایمان لاتا ہے۔ اور گناہ کو گناہ بھی سمجھتا ہے۔ اس کی وجہ بجز اس کے اور کوئی نہیں۔ کہ وہ معرفت اور بصیرت نہیں رکھتا جو گناہ سوز فطرت پیدا کرتی ہے۔ اگر یہ بات پیدا نہیں ہوتی تو اقرار کرنا پڑے گا کہ معاذ اللہ اسلام اپنے اصلی مقصد سے خالی ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ ایسا نہیں۔ یہ مقصد اسلام ہی کامل طور پر پورا کرتا ہے۔ اور اس کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کیونکہ اسی سے اللہ تعالےٰ کی ہستی پر کامل یقین پیدا ہوتا ہے اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ فی الحقیقت اللہ تعالےٰ گناہ سے بیزار ہے اور وہ سزا دیتا ہے۔ گناہ ایک زہر ہے جو اول صغیرہ سے شروع ہوتا ہے اور پھر کبیرہ ہو جاتا ہے اور انجام کار کفر تک پہنچا دیتا ہے۔

میں جملہ معترضہ کے طور پر کہتا ہوں کہ اپنی اپنی جگہ ہر قوم کو فکر لگا ہوا ہے کہ ہم گناہ سے پاک ہو جاویں۔ مثلاً آریہ صاحبان نے تو یہ بات رکھی ہوئی ہے کہ بجز گناہ کی سزا کے اور کوئی صورت پاک ہونے کی ہے ہی نہیں۔ ایک گناہ کے بدلے کئی لاکھ جونیں ہیں۔ جب تک انسان ان جونوں کو نہ بھگت لے وہ پاک ہی نہیں ہو سکتا۔ مگر اس میں بڑی مشکلات ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ جبکہ تمام مخلوقات گنہگار ہی ہے تو اس سے نجات کب ہوگی؟ اور

(ملفوظات جلد ششم ۲۵۳-۲۵۴)

ہدیۂ سلام و نعت بدرگاہ سرور کائنات

سلام اے سرورِ عالم سلام اے فخرِ انسانی
سلام اے ظلِ رحمانی سلام اے نورِ یزدانی

سلام اے مقتدا و پیشوائے انبیاء تجھ پر
سلام اے عاشقِ ذاتِ ازل محبوبِ سبحانی

سلام اے جس کے آنے سے ہوئی کافور ہر ظلمت
سلام اے جس کی آمد سے ہوا شیطان زندانی

سلام اے رونے والے نوعِ انساں کی ضلالت پر
سلام اے ابرِ رحمت تھی سراسر جس کی گریانی

سلام اے صاحبِ الفقر و فخری فخرِ دو عالم
سلام اے گودڑی میں رکھنے والے شانِ سلطانی

ہوئے یہ گنبدِ افلاک جس کے واسطے پیدا
وہ کیا کردار کیا سیرت وہ کیا صورت ہے نورانی

ملائک جھک گئے آدمؑ کے آگے اس لئے پیارے
کہ دیکھا خاک کے پتلے میں تیرا نورِ پنہانی

کبھی غارِ حرا میں بیٹھ کر یادِ خدا کرنا
کبھی محفل میں یاروں کی انہیں درسِ جہانبانی

غلامی میں تری آزادِ قیدِ دو جہاں ہم ہیں
کہ صیادِ دو عالم ہے ترے فرماں کا زندانی

یہ تخت و تاجِ شاہاں کب تھے تیری شان کے لائق
خدا نے کی عطا تیرے غلاموں کو جہانبانی

تری ہی شان کے جلوے تھے صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ
تجھی سے زورِ حیدرؓ تھا تجھی سے عقلِ سلمانی

تجھی سے فقر و مستی بوہریرہؓ کو ہوئی حاصل
تجھی سے مال و دولت کی صحابہؓ میں فراوانی

تری برکت سے سیف اللہؓ کے جوہر ہوئے ظاہر
ترے اسوہ کے جلوے تھے تحمل ہائے عثمانیؓ

مسیحائی ترے فیضِ نظر کا ایک کرشمہ ہے
ترے دم سے جو جی اٹھا وہی ہے عیسیٰ ثانی

یہ نسبت چاند سورج میں بھی ہے لیکن کہاں اتنی
مسیحا عشقِ کامل اور تو ہے حسنِ لاثانی

دیا ذوقِ تکلم عشق نے تیرے مسلماں کو
سکھائی تیری الفت نے ظفرؔ کو بھی غزل خوانی

خدا کی رحمتیں تجھ پر تری محبوبِ امت پر
کہ جب تک مہرِ عالمتاب میں باقی ہے تابانی

(راجہ نذیر احمد ظفر ربوہ)

94

کلمہ طیبہ اور سورۃ العصر کی لطیف تفسیر

فرمودہ حضرت حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مندرجہ ذیل خطبہ جمعہ حضرت حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج سے اٹھاون برس قبل ۱۹۱۰ء میں جلسہ سالانہ کے ایام میں ارشاد فرمایا تھا۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔

تمام خطبے جو دنیا میں پڑھے جاتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک اُن کا ابتدا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سے ہوتا ہے۔

اس کلمہ کا پہلا حصہ ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اس کے تین فائدے ہیں۔ پہلا فائدہ یہ ہے کہ جو شخص اسے باوازِ بلند پڑھ لیتا ہے ہم اسے مسلمان اور شرک سے بیزار سمجھ لیتے ہیں۔ دوسرا فائدہ اس کا یہ ہے کہ جب اس کے معنوں پر حقیقی طور پر ایمان ہوتا ہے تو ایسا مومن دنیا کے تمام اسباب اور ذرائع کو تب ذریعہ مانتا ہے جب دیکھ لیتا ہے کہ میرا مولیٰ ان کو اسباب بناتا ہے اور اسی نے ان میں تاثیر رکھ دی ہے۔ تیسرا فائدہ جس کی شہادت تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام اولیاء کرام یک زبان ہو کر دیتے آئے ہیں یہ ہے کہ جب اس کلمہ کی کثرت کی جاوے اور اسے بار بار سمجھ کر دہرایا جاوے تو اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے اور اس کے قرب کی راہ میں جو حجاب اور پردے ہوتے ہیں وہ آسانی سے بتدریج اٹھ جاتے ہیں۔ فقرہ اوّل کے دو حصے ہیں ایک میں لَا اِلٰهَ دوسرے میں اِلَّا اللّٰهُ ہے۔ پہلا حصہ گناہوں کے دُور کرنے اور اُن سے بچانے کا سامان ہے اور دوسرا نیکیوں کے حاصل کرنے کا ذریعہ۔ لَا اِلٰهَ میں دنیا کے تمام معبودوں، محبوبوں اور مطلوبوں کی نفی ہے۔ جو کوئی چیز انسان کی نظر اور ایمان میں محبوب اور مطلوب ہی نہ رہے تو وہ ان امور پر جو گناہ ہیں جھک کیونکر سکتا ہے۔ اصل اشیا جو اس کے لئے حلال ہیں وہ بھی جب اس کا مقصود بالذات نہ ہوں گی تو جو اس پر حرام ہیں ان کی طرف تو وہ توجہ بھی نہیں کر سکتا۔ اس طرح پر یہ پہلا حصہ لَا اِلٰهَ گناہوں سے بچانے کا ذریعہ ٹھہرتا ہے کس کس طرح پر ہر ایک گناہ سے انسان اس حصہ پر ایمان لا کر بچ سکتا ہے۔ یہ لمبی بحث ہے۔ دانشمند اس اصل پر جو میں نے بیان کر دیا ہے غور کریں۔ اِلَّا اللّٰهُ سے نیکیوں کی طرف توجہ کیونکر پیدا ہوتی ہے؟ اس طرح پر کہ جب انسان دنیا کے تمام مطلوبات و محبوبات کو فانی اور ادنیٰ یقین کر کے کامل الصفات خدا کے ساتھ پیوند کرتا ہے تو پھر اس کی تجلی اس کے تمام جذبات کو اپنی رضا کے نیچے کر لیتی ہے اور اس کا اصل مطلوب ہر امر میں خدا ہوتا ہے۔ پس وہ کسی کام کو کرتا ہی نہیں جب تک وہ اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھ لے۔ یعنی جہاں ایک طرف اسے نگرانِ حال پاتا ہے وہاں دوسری طرف اس کی رضا اور اجازت کو دیکھتا ہے۔ اس طرح پر وہ نیکیوں کو حاصل کرتا ہے۔

پھر اس کلمہ کے ساتھ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کا جملہ اس لئے لگایا کہ آپ نے دیکھ لیا تھا کہ زمانہ گزشتہ میں جو ہادی دنیا کی ہدایت کے لئے وقتاً فوقتاً آئے ایک زمانہ گزرنے کے بعد ان کو معبود بنا لیا گیا اور خدائے تعالیٰ کی معبودیت میں ان کو شریک کر لیا گیا۔ اس گند سے دنیا کو بچانے کے لئے آپؐ نے اس حصہ کو رکھا تا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لوگ ایک عبد سمجھیں اور آئندہ چونکہ اس امت میں ولی ہوں گے اس لئے انہیں بھی کوئی معبود قرار نہ دے لے۔ پس میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کو کلمہ کا متمم یقین کرتا ہوں۔ اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ اس جزو پر ایمان لانے کے بدوں مومن بن ہی نہیں سکتا۔ جب انسان اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے جو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا منشاء ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حسناتِ کاملہ پر غور کرتا اور اسکے اسماء اور افعال پر سوچتا ہے تو یقیناً اسے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں اللہ تعالیٰ کی کتابوں، اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور تقدیر اور حشر نشر پل صراط جنت و نار پر ایمان لانا لابدی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے صفات کے ہی ثمرات ہیں اور ایمان باللہ کے لئے لابد ہے کہ وہ اس کو صفاتِ کاملہ سے موصوف یقین کرے۔ چونکہ اسی نے تقدیر کو بنایا۔ ملائکہ کو پیدا کیا۔ جنت و نار کو پیدا کیا۔ انبیاء علیہم السلام کو بھیجا ان کو صحائف دئے اس لئے ملائکہ پر ایمان لانا۔ خدا کی کتابوں۔ اس کے رسولوں تقدیر۔ حشر و نشر۔ پل صراط۔ جنت و نار پر ایمان لانا ضروری ہو جاتا ہے۔

پس میرے ایمان میں ایمان باللہ ہو ہی نہیں سکتا۔ جب تک وہ ان باتوں پر بھی ایمان نہ لاوے۔ پھر ایمان کے بعد اس کا اثر انسان کے جوارح پر ہوتا ہے۔ جوارح سے جو امور سرزد ہوتے ہیں ان کا نام اعمال ہے۔ ان میں نماز ہے روزہ ہے حج ہے۔ اخلاقِ فاضلہ ہیں۔ رذائل سے بچنا ہے۔ ایمان باللہ اور ایمان کامل کے ساتھ اعمال بھی لابد ہیں۔ قرآن کریم سے یہ ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے تو وہ آخرت پر بھی ایمان لاتا ہے۔ یعنی اللہ پر ایمان لانا آخرت پر ایمان لانے کے لئے ضروری ہے۔ پھر اس ایمان کا اثر اعمال پر یوں پڑتا ہے کہ ایسے مومن اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں انہیں ضائع نہیں ہونے دیتے۔ پس یاد رکھو کہ جو شخص لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا دعوےٰ کرے اور باایں نماز کا تارک ہو اور قرآن کریم کی اتباع میں سستی کرے وہ اپنے اس لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے دعوےٰ میں سچا نہیں جیسا کہ یہ آیت ظاہر کرتی ہے۔

اس کے بعد حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اقرار کے ساتھ ہمیں ضرورت پڑتی ہے کہ ہم قرآن شریف میں دیکھیں کہ آپ کس درجہ کے انسان تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان بلند معلوم کرنے کے لئے مومنوں کو دو آیتیں جو ادنیٰ تعداد شہادت کی ہے سامنے رکھنی پڑتی ہیں۔ ایک جگہ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ اور دوسری جگہ فرمایا كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا اب غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دو عظمتوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک تو عظیم اخلاق پر ہونا ہی بڑا ہوتا ہے پھر جس کو اللہ بڑا بنائے اس کا خیال کرو کہ وہ بڑائی کس شان کی ہوگی اللہ تعالیٰ جو کامل الصفات ہستی ہے۔ اس کی طرف سے جس کو بڑائی عطا ہو وہ بڑائی ایسی نہیں ہو سکتی جس کا وہم یا اندازہ ہو سکے۔ اور یہ بڑائی ایک تو اخلاق میں عطا کی۔ اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیمثل اخلاق کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ پھر عظیم فضل آپ پر کیا۔ اب غور کرو جس کو یہ دو عظمتیں حاصل ہوں اور فضل عظیم اور خلق عظیم والا جن کا مقتدا ہو۔ انہیں کس اوج کی ریجھ ہی کیا ہو سکتی ہے؟ وھو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔

پھر جو کتاب اللہ جلشانہ نے اس کامل انسان صاحبِ خلق عظیم و فضل عظیم پر نازل کی اس کے لئے دو گواہیاں میں پیش کرتا ہوں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ اور پھر فرماتا ہے لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ۔ پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی

حفاظت کا آپ وعدہ فرمایا۔ اور دوسری آیت میں یہ فرمایا کہ باطل اس پر اپنا اثر نہیں کر سکتا۔ اب جس کتاب کا محافظ حق سبحانہٗ ہو۔ اور وہ آئندہ کے لئے پیشگوئی کرتا ہے کہ اس کو باطل کرنے والی چیز نہیں بھیجیں گے تو ہمیں سائنس کا کیا ڈر اور کسی اندرونی یا بیرونی حملے کا کیا خوف؟

مَیں نے ہمیشہ یہ ظاہر کیا ہے کہ جس قدر سائنس اور دیگر علوم ترقی کریں گے اسی قدر قرآن مجید کے کمالات کا اظہار ہوگا اس کتاب کو لے کر ہمیں کسی حملے سے دنیا میں رہ کر گھبرانے کی حاجت نہیں کیونکہ ہمیں یقین ہے اور تجربہ نے بتا دیا ہے کہ نہ اس میں تحریف ہوگی اور نہ یہ دنیا سے اٹھے گی۔ پس یہ کتاب کامل کتاب ہے اور یہی خالق فطرت نے بتا دیا ہے۔ تو اس پر کسی حملہ کا ڈر نہیں اور نہ گھبرانے کی حاجت ہے ہاں اگر ڈر ہے تو اس بات کا کہ بعض گھروں سے نکل کر دوسرے گھروں میں چلی جائے گی۔ تو پہلے بزرگوں کی روح کو کیسا ملال ہوگا پس خوف ہے تو یہ ہے کہ کوئی اس کی اتباع سے نہ نکل جائے۔

... سورۃ العصر مَیں نے پڑھی ہے میرا مطلب اس میں یہ ہے کہ زمانہ جس طرح پر تیزی سے گزر رہا ہے اسی طرح ہماری عمریں تیزی سے گزر رہی ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اللہ تعالےٰ نے اس سورۃ شریف میں جہاں انسانی عمر کے اس طرح تیزی سے گزرنے کی طرف متوجہ کیا ہے۔ ساتھ ہی اس سورۃ میں اس کا علاج بتایا ہے کہ تمہیں زمانہ کی پروا نہیں اگر ہمارا حکم مان لو۔ اس حکم کی تعمیل سے تم زندہ جاوید ہو جاؤ گے اور وہ یہ ہے کہ آپ مومن بنو اور اعمال صالحہ کرو۔ دوسرے کو مومن بناؤ اور حق کی وصیت کرو۔ حق کے پہچاننے میں تکالیف سے نہ ڈرو اور صبر و استقلال سے کام لو۔

اس علاج پر اگر مومن عمل کرے اور اس کو اپنا دستور العمل بنا لے تو یقیناً یقیناً وہ ہمیشہ کی زندگی پا لے گا۔ بہرحال یہ سورۃ العصر وہ سورۃ کریمہ ہے کہ جب صحابہ کرامؓ آپس میں ملتے تھے تو اس کو پڑھ لیا کرتے تھے۔ آج تم اور ہم بھی ملے ہیں اور نہیں معلوم آئندہ ہمیں ملنے کا موقعہ ہوگا یا نہیں۔ اس لئے مَیں نے اس سنت پر عمل کرنے کی نیت سے اس سورۃ کو پڑھا ہے اور مَیں نے چاہا ہے کہ وصیت الحق کے طور پر تمہیں سنا دوں۔ سنو! مَیں اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھتا ہوں کہ وہ اپنی ذات میں یکتا، اپنی صفات میں بے ہمتا اپنے اسماء اور افعال میں لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ہے۔ مَیں اللہ تعالےٰ کے ملائکہ پر ایمان رکھتا ہوں، جو تمام نیک تحریکوں کے محرک ہیں، اور ان پر ایمان لانے کی یہی غرض ہے کہ ہر نیک تحریک پر انسان عمل کرے۔ مَیں اللہ تعالےٰ کے تمام نبیوں پر ایمان رکھتا ہوں خواہ ان کا ذکر قرآن مجید میں ہے یا نہیں وہ سب کے سب اللہ تعالےٰ کے راستباز بندے تھے اور انہوں نے مخلوق کو اللہ تعالےٰ کا کلام اپنے اپنے وقت پر پہنچایا۔ مَیں اس بات پر بھی ایمان رکھتا ہوں کہ تمام نبوتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئیں بلکہ مَیں اس بات پر ایمان رکھتا ہوں اور بصیرت اور شرح صدر کے ساتھ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ صرف تمام نبوتوں کے جامع اور خاتم تھے بلکہ آپ خاتم النبیین، خاتم الرسل اور خاتم کمالات انسانی تھے۔ یہ میرا یقین ہے کہ تمام انبیاء اور تمام اولیاء اور تمام انسانی کمالات کے آپ جامع اور خاتم ہیں۔ اور اب آپ کے بعد میرا واہمہ بھی تجویز نہیں کرتا کہ کسی شخص میں ایسے کمالات ہوں۔ مَیں اس کے متعلق حضرت صاحب کا ایک شعر سناتا ہوں۔

اے دراکارد نکے آں شاہ دیں
خادمان وچاکر انش را بہ بیں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات کے لئے جب ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کیسے پاک گروہ تھے تو یہ قصہ معلوم ہوتا ہے۔ تمہارا وجود اس گاؤں میں خود گواہی ہے کہ اللہ تعالےٰ احمدؐ کا غلام بننے سے کیا فضل کرتا۔ اسی طرح پر مَیں خدا کی تقدیر، حشر و نشر، پل صراط جنت و نار پر ایمان رکھتا ہوں۔ مَیں اب تم کو اس بات کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ ۔ ۔ کہ مَیں نے لمبا خطبہ نہیں سنایا۔ میری غرض یہ بھی ہے کہ میرے پھر تقریر کرنے تک اگر کوئی اور تمہیں تقریریں سنائیں یا باتیں بتائیں گے تو ہمارے مذہب اور معتقدات کا یہ معیار ہوگا۔ اگر اس کے موافق کوئی بات ہو تو ہماری طرف سے سمجھو، اور اگر اس کے خلاف ہو تو وہ ہمارے عقائد کے مطابق نہیں۔

پھر اس کے بعد ایک اور بات کہتا ہوں کہ باہم محبت کو بڑھاؤ اور بغضوں کو دور کرو اور محبت بڑھ نہیں سکتی جب تک کسی قدر تم صبر سے کام نہ لو اور صبر کرنے والے کے ساتھ آپ خدا تعالےٰ ہوتا ہے اس واسطے صبر کرنے والے کو کوئی ذلت اور تکلیف نہیں پہنچ سکتی ؎

چندہ مساجد اور احمدی خواتین

(حضرت سیدہ امۃ متین صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہفتہ زیر رپورٹ یعنی ۹ تا ۱۵ احسان ۱۳۴۷ ہش احمدی خواتین کی طرف سے مسجد نصرت جہاں کے لئے تین سو اسی روپے کے وعدہ جات اور چار سو تیس روپے وصولی ہوئی ہے گویا ۱۵ احسان تک وصولی کی کل مقدار صرف چار لاکھ چھپن ہزار چھ سو سینتالیس روپے تک پہنچتی ہے۔

قریباً ہر ہفتہ بہنوں تک اس تحریک کو پہنچاتی ہوں کہ مزید تر تالیس ہزار روپے ہم نے جمع کرنے ہیں بار بار یاد دہانی کرنے کے باوجود گزشتہ دو ماہ سے اس چندہ کی وصولی میں بے حرکتی آ گئی ہے۔ گندم کی کٹائی ہو چکی ہے۔ تمام شہری اور دیہاتی لجنات کی عہدہ داروں کو پوری سرگرمی سے کام لیتے ہوئے اس چندہ کی طرف پوری توجہ دینی چاہیئے۔ کام کا مزہ بھی وہی ہے جو وقت پر ہو۔ چندہ پورا تو ہو جائے گا لیکن وعدہ کے مطابق سابقون میں شامل ہونے میں سعادت ہے۔

پورے طور پر جائزہ لیں کہ آپ کے شہر۔ قصبہ یا گاؤں میں کوئی ایسی عورت تو نہیں رہی جو اس تحریک میں شامل نہ ہوئی ہو اپنی استطاعت کے مطابق خواہ کتنی رقم دے لیکن شامل ضرور ہو۔ وہ مسجد جو صرف خواتین کے چندوں سے تعمیر ہوتی ہے اس میں شامل ہونے کی سعادت ہر عورت کو حاصل ہونی چاہیئے۔

میٹرک کا پشاور بورڈ کا نتیجہ نکل چکا ہے پنجاب کا عنقریب نکلنے والا ہے ہر احمدی بچی جو کامیاب ہوتی ہے شکرانہ کے طور پر کم از کم دس روپے ضرور مسجد فنڈ میں دے۔

محترم سید لال شاہ صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(محترم میاں روشن الدین صاحب صراف۔ اوکاڑہ)

محترم سید لال شاہ صاحب آنجہانی مرحوم اسلام اور احمدیت کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ آنجہانی کرم پورہ وار برٹن کے علاقہ میں پہلے آپ سکول میں پڑھایا کرتے تھے اس وقت سے ہی لوگ آپ کے نمونہ کو دیکھ کر بہت متاثر ہوتے تھے۔ چنانچہ کئی لوگوں نے آپ کے ذریعہ بیعت کی تھی۔ آپ کے نیک نمونہ اور اخلاص کا ایک واقعہ عرض کرتا ہوں۔ ۱۹۵۵ء کے جلسہ کے بعد کا ذکر ہے کہ مجھے ایک دن میاں پور رائے علی اکبر کے گاؤں سے آتے ہوئے جو کہ اسٹیشن ہمونؔ والی سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ بھاگ کر مشکل سے گاڑی ملی۔ میرا سارا بدن پسینے سے تر ہو گیا تھا۔ اور دوسرے بارش میں بھیگتا ہوا گاڑی پر پہنچا۔ وار برٹن جہاں شاہ صاحب مرحوم کی آڑھت کی دکان تھی پہنچا تو شاہ صاحب نماز کی تیاری کر رہے تھے۔ مجھے فرمایا آئیے مل کر نماز ادا کریں مگر جب مَیں نے اپنی حالت بیان کی تو اسی وقت آپ نے اپنا دُھلا ہوا کپڑوں کا جوڑا منگوایا اور تولیہ سے میرا بدن خشک کروا کر کپڑے بدلوائے۔ پھر لکڑیاں چروائیں اور دو انگیٹھیاں جلوائیں اور اپنے ہاتھوں سے میرے کپڑوں کو نچوڑا۔ اور پھر آگ پر ان کو سکھایا اور مجھے گرم بستر پر لٹا دیا۔ پھر چائے تیار کروائی یہاں تک کہ آپ نے میری جوتی کو بھی دھلوا کر جس پر آپ خود پانی ڈال رہے تھے صاف کروایا اور مَیں بار بار کہتا کہ شاہ صاحب آپ رہنے دیں۔ آپ فرماتے ایسے خدمت کے دن روز روز نصیب نہیں ہوتے۔ جب شام کی گاڑی پر مَیں ننکانہ صاحب جانے لگا جہاں سے آگے اوکاڑہ جانا تھا تو کہنے لگے کہ اب نئے سرے سے آپ کسی کے مہمان بنیں گے رات یہاں ٹھہریں اور صبح گاڑی پر چلے جائیں۔ صبح اپنے نوکر کو اسٹیشن پر میرا بستر چھوڑنے کے لئے بھیجا۔ غرض آپ اس علاقہ میں احمدیت کے نمونہ کی ایک چلتی پھرتی تصویر تھے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ پسماندگان کو اور ہم سب کو آپ کے نیک نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؎

سٹالن کی زندگی کے آخری لمحات

ہستی باری تعالےٰ کا احساس

مکرم قریشی محمد اسماعیل صاحب راولپنڈی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی پُر معارف تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں دلائل ہستی باری تعالےٰ بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :-

"اللہ تعالےٰ ایک اور دلیل اپنی ہستی پر قرآن شریف میں پیش کرتا ہے اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى یعنی میں نے روحوں کو کہا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں؟ انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں اس آیت میں خدا تعالےٰ قصہ کے رنگ میں روحوں کی خاصیت کو بیان فرماتا ہے جو ان کی فطرت میں اس نے رکھی ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ کوئی روح فطرت کی رو سے خدا تعالےٰ کا انکار نہیں کر سکتی ..... اگر کسی ترکیب سے ایک منکر وجود باری کو ایسے طور سے بیہوش کیا جائے کہ وہ اس سفلی زندگی کے خیالات سے بالکل الگ ہو کر اور تمام ارادوں سے معطل رہ کر اعلیٰ ہستی کے قبضہ میں ہو جائے۔ تو اس صورت میں خدا کے وجود کا اقرار کرے گا۔ انکار نہیں کرے گا۔ جیسا کہ اس پر بڑے بڑے مجربین کا تجربہ شاہد ہے۔ سو ایسی حالت کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے اور مطلب آیت کا یہ ہے کہ انکار وجود باری تعالیٰ صرف سفلی زندگی تک ہے ورنہ اصل فطرت میں اقرار بھرا ہوا ہے"۔

یہ بات بہت دفعہ مشاہدہ میں آچکی ہے کہ ایک منکر خدا زندگی بھر کسی وجہ سے اس باطل عقیدہ پر قائم رہا لیکن کسی وقت بھی بیرونی دباؤ سے علیحدہ ہوا اور تعصب کا لبادہ اتار کر فطرت صحیحہ کے قریب آیا تو اپنے عقیدہ کے بودے پن کا احساس خود بخود اسکے دل میں پیدا ہو گیا۔ عموماً موت کے قریب پہنچ کر یہ احساس اور بھی زیادہ شدت اختیار کر جاتا ہے اور منکرین واضح رنگ میں اس کا اظہار بھی کر دیتے ہیں۔ اہل بینش کے لئے خدا تعالےٰ کی ہستی کا یہ ایک زندہ ثبوت ہے۔

اسی قسم کا ایک واقعہ سٹالن جو کہ روس کا ایک بہت بڑا لیڈر تھا اور لینن کے بعد ملک کا سربراہ رہا ہے کے ساتھ بھی پیش آیا۔ ان دونوں سربراہوں کے زمانہ میں عبادت گاہوں کو کھنڈرات میں منتقل کر دیا گیا۔ خدا اور فرشتوں کے سر انگشت بھر کر گلی کوچوں میں تضحیک کیگئی انہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ لادینی کی مستقل وبا کا اثر روسی قوم کے رگ و پے میں پیوست ہو کر رہ گیا ہے

لیکن سٹالن جب اپنی موت کے قریب پہنچا اور اس سفلی زندگی کے خیالات سے الگ ہوا تو اس کے دل میں بھی خدا تعالےٰ کی ہستی کے انکار اور اپنے اعمال کی وجہ سے خوف و ہراس طاری ہوا۔ اس کی اپنی لڑکی کی زبانی بتائے ہوئے واقعات سے معلوم ہوتا ہے وہ اس کا اظہار دوسروں پر کرنے کے لئے تڑپ رہا تھا لیکن افسوس کہ اس وقت اس کی زبان نے اس کا ساتھ نہ دیا۔ چنانچہ سٹالن کی بیٹی سوئتلانا نے روس سے باہر آکر اپنی جن "یادداشتوں" کو کتابی صورت میں شائع کیا ہے اسمیں وہ لکھتی ہے :-

"میرا باپ بیہوش پڑا تھا اس کی قوت گویائی ختم ہو چکی تھی اسکے جسم کا دایاں حصہ پوری طرح مفلوج ہو چکا تھا۔ جب کبھی وہ آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتا۔ اس کی پلکیں خود بخود گر پڑتیں۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ وہ بولنے کی پوری کوشش کرنے کے باوجود کچھ کہنے سے قاصر ہے" آگے چل کر لکھتی ہے "جیسے ہی آخری لمحہ آپہنچا اس نے اچانک اپنی آنکھیں کھول دیں اور کمرے میں کھڑے ہوئے تمام لوگوں پر اپنی نگاہ ڈالی اف کیسی خوفناک نگاہ تھی اپنے اندر دیوانگی اور وحشت لئے ہوئے تھی یا غیظ و غضب...

پھر ایسی بات پیش آئی جسے میں آج تک نہیں سمجھ سکی ہوں۔ اس نے اپنا بایاں ہاتھ اوپر کی طرف اس طرح بلند کیا جیسے وہ اوپر کسی چیز کی طرف اشارہ کر رہا ہو ..... اس کی یہ حرکت اپنے اندر پوری طرح وحشت اور دیوانگی لئے ہوئے تھی نہیں معلوم وہ کس طرف اشارہ کر رہا تھا اور کس لئے کر رہا تھا دوسرے ہی لمحے روح اس کے قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی"

(بحوالہ اخبار جنگ مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۶۷ء)

موت کے اس آخری لمحے میں سٹالن پر کیا خوف و ہراس طاری تھا ہاتھ بلند کر کے وہ کس طرف اشارہ کر رہا تھا کہ اس کی بیٹی نے اس کی تشریح نہیں کی ہے لیکن اس کا کرب و اضطراب اور اس کا اوپر کی طرف اشارہ کرنا صاف ظاہر کرتا ہے کہ اسوقت اسکی اندرونی حالت اور کیفیت کیا تھی۔ حقیقت یہی ہے جیسا کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ انکار وجود باری صرف سفلی زندگی تک ہے ورنہ اصل فطرت میں اقرار بھرا ہوا ہے!

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى

ایک بزرگ خاتون کا ذکرِ خیر

95

(مکرم حسن خان صاحب جمالانہ۔ ڈیرہ غازیخان)

روزنامہ "الفضل" سے محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ ملک رسول بخش صاحب آف ڈیرہ غازیخان کی وفات کا علم ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ میری جماعت کے افراد کو علم اور حکمت الہام رؤیا و کشوف سے اللہ تعالیٰ حصہ دیتا رہے گا اور ایسے افراد کثرت سے پیدا ہوتے رہیں گے جن کو اللہ تعالیٰ رؤیا و کشوف کی نعمت سے نوازتا رہیگا۔ مرحومہ کو بھی ان روحانی برکات سے حصہ دیا گیا تھا۔ اب جبکہ مرحومہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہو کر خدا کے فضل سے اپنے مقام کو پا چکی ہیں ان کا ذکر خیر ضروری سمجھتا ہوں مرحومہ محبت کرنیوالی بہن سلیقہ شعار و وفادار بیوی اور شفیق والدہ تھیں ۱۹۴۷ء کے انقلاب کے باعث غربت تنگدستی اور پریشانی کی حالت میں اپنے خاوند اور لڑکے لڑکی بشارت احمد کے ساتھ قادیان سے ہجرت کر کے اپنے خاوند کے وطن مالوف ڈیرہ غازیخان پہنچیں مرحومہ کے سب سے چھوٹے بھائی مولوی مبارک احمد مرحوم کے ساتھ میرے بھی نہایت دیرینہ مشفقانہ اور برادرانہ تعلقات تھے انہیں تعلقات کی بناء پر مرحومہ اکثر میرے گھر آتیں میرے بچوں اور بیوی کے ساتھ نہایت شفقت کا سلوک فرماتیں۔ ان دنوں خاکسار بہت تنگدستی کی زندگی گزارتا تھا۔ لہٰذا مرحومہ میری فراخی رزق کے لئے دعائیں کرتیں اور اس سلسلے میں میری بیوی کو مفید مشورے دیتیں اور یقین دلاتیں کہ اللہ تعالےٰ آپ پر رزق کے دروازے کھول دیگا۔ تنگدستی دور فرمائیگا۔ غالباً ۱۹۵۰ء کی بات ہے جبکہ مرحومہ ڈیرہ غازیخان میں مقیم تھیں ان کا اکلوتا جوان سالہ بچہ بشارت احمد گورنمنٹ کالج ڈیرہ غازیخان سے بی اے کا امتحان دے کر نتیجہ کی انتظار میں تھا کہ خرابی دماغ کے عارضہ میں مبتلا ہو گیا۔ مرحومہ اور اسکے خاوند نے اپنے لڑکے کے علاج معالجہ کے لئے باوجود تنگدستی اور ہجرت کے تازہ داغ کے مقدور بھر کوشش کی اور روپیہ پانی کی طرح بہایا مگر افاقہ کی کوئی صورت نظر نہ آئی اور حالت بد سے بدتر ہوتی گئی آخر فیصلہ ہوا بشارت احمد کو علاج کے لئے دماغی امراض کے ہسپتال لاہور میں لے جایا جائے۔ ایسے طاقتور نوجوان کو جس کا دماغ معطل ہو چکا تھا ڈیرہ غازیخان سے لاہور لے جانا بہت بڑا مسئلہ تھا۔ آخر یہ خدمت خاکسار کے سپرد ہوئی ماہ اگست میں دریائے سندھ کا دس میل لمبا پاٹ سٹیمر اور کشتیوں کے ذریعے ایک دماغی مریض کو لے کر پار کرنا ایک بڑا مشکل اور خطرناک کام تھا۔ خدا تعالےٰ نے مرحومہ کی دعا سے ایسے اسباب پیدا کئے کہ ہم مریض کو بخیریت اور باآرام بکر ملتان پہنچے۔ یہاں سے کوئٹہ پسنجر کے ذریعے رات کے وقت ملتان سے لاہور کا سفر کرنا تھا گاڑی کے آنے میں تھوڑا وقفہ باقی تھا۔ یہاں بھی خدا کے فضل سے اسٹینڈ کلاس میں اچھی جگہ مل گئی مگر سفر کی کوفت اور تکلیف کی وجہ سے مریض کی حالت بد سے بدتر ہو رہی تھی اس وقت مرحومہ اپنے بچے کی حالت دیکھ کر بیقرار ہو گئیں اور انہوں نے خدا تعالےٰ سے دعا کی۔ اے میرے پیارے اللہ میرے بچے کو شفا دے اگر اس کے لئے شفا مقدر نہیں تو یہ بچہ اور میں تیری مخلوق ہیں میں اسکی تکلیف برداشت نہیں کر سکتی تو پھر اسے اپنے پاس بلا لے میں تیری تقدیر پر راضی رہونگی

سارا راستہ مرحومہ یہی دعا کرتی گئیں جب ہم لاہور اسٹیشن پر پہنچے تو مرحومہ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ حسن خان مجھے ابھی ابھی اللہ تعالےٰ کا یہ کشف میں نظر آیا ہے جو سونے کا تھا۔ انگوٹھے اور انگلی کے ساتھ حکمان لگاتے ہوئے انہوں نے مجھے فرمایا ہے کہ

. . . . . .

تمہارا بچہ یوں چٹکی بجنے کی دیر میں شفایاب ہو جائیگا اسلئے اب تم میرے بچے کو لے کر پریشان نہ ہو۔ خدا تعالےٰ نے ایسے اسباب مہیا کئے کہ اسی دن بچے کو دماغی امراض کے ہسپتال میں داخل مل گیا اور خدا تعالےٰ نے م

م چند دنوں میں ہی شفا دیدی جو بظاہر ناممکن نظر آتی تھی بعد میں اس بچے کو فوج میں کمیشن ملا اور ایک مخلص اور معزز گھرانے میں اسکی شادی ہوئی بچے پیدا ہوئے اب وہ فوج میں معزز عہدیدار ہے۔ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ ادارہ

وصایا

نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت کوئی اعتراض ہو تو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری قادیان کو ۱۵ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۷۲۵

شریفن بی بی صاحبہ بیوہ بشیر الدین خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر پچاس سال بیعت بیس سال قبل ساکن کیرنگ ڈاک خانہ خاص پوری صوبہ اڑیسہ (انڈیا) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۵ اپریل ۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے خاوند مرحوم کی ملکیت اراضی ۹ گھاؤں ہے جن کے ورثاء میرے علاوہ چار بچیاں بھی ہیں۔ میں اپنے شرعی حصہ کو جو غالباً آٹھواں حصہ بنتا ہے یعنی ۱ گھاؤں قیمتی سترہ صد روپیہ ہے اس کے علاوہ نہیں ہے البتہ طلائی ہار ایک عدد وزنی ایک تولہ قیمتی ایک سو ساٹھ روپے ہے گویا کل رقم -/۱۸۶۰ روپیہ کے ایک تہائی کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر جو مزید جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت جاری ہوگی جو مبلغ -/۶۲ روپیہ نقد ادا کرتی ہوں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ: نشان انگوٹھا شریفن بی بی موصیہ

گواہ شد: آفتاب الدین خان

گواہ شد: پہلوان ولد گمان خان پٹھان موصیہ

کاتب الحروف: ملک صلاح الدین ایم اے وکیل المال نزیل کیرنگ۔

دستخط آفتاب الدین صاحب ولد محمد خان صاحب۔ سکرٹری مال جماعت احمدیہ کیرنگ

وصیت نمبر ۱۳۷۲۸

سائبان بی بی بیوہ سراج محمد صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر پینتالیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاک خانہ خاص ضلع پوری صوبہ اڑیسہ (انڈیا) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج آج مورخہ ۱۵ اپریل حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ مہر کے عوض حاصل کردہ اراضی زرعی دو بنجر ساڑھے تین بیگھہ حد قریہ کیرنگ۔ قیمتی ساڑھے تین ہزار

۲۔ زیور کوئی نہیں۔

میں اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری یہ وصیت اس جائیداد پر بھی حاوی ہوگی جو مزید میری وفات پر ثابت ہو۔ میں کوشش کروں گی کہ جلد حصہ معہ جائیداد ادا کر دوں تا ادائیگی میں اراضی مذکورہ کی آمد در صد چالیس روپیہ کا دسواں حصہ بھی ادا کرتی رہوں گی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین

الامۃ: سائبان بی بی نشان انگوٹھا

گواہ شد: احمد نور خاں صاحب

گواہ شد: آفتاب الدین خاں صاحب ولد عرفان خاں صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کیرنگ۔

کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم اے وکیل المال نزیل کیرنگ

وصیت نمبر ۱۳۷۲۷

حمیدہ بی بی بیوہ بہادر خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ساٹھ سال بیعت اندازاً چالیس سال قبل ساکن کیرنگ ڈاک خانہ خاص ضلع پوری صوبہ اڑیسہ (انڈیا) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۵ اپریل ۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے خاوند فوت ہو گئے ہیں۔ ان کی طرف سے مہر وغیرہ مجھے کچھ نہیں موصول ہوا۔ میری جائیداد گیارہ بیگھہ زرعی اراضی ہے جو مجھے والدین سے ورثہ میں ملی ہے جس کی قیمت سولہ ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کے آٹھویں حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور دو ہزار قابل ادائیگی سے مبلغ پانسو روپیہ نقد ادا کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اور جو جائیداد میری ثابت ثابتہ ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم آمین یا رب العالمین۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ: حمیدہ بی بی نشان انگوٹھا

گواہ شد: آفتاب الدین خان

گواہ شد: برکت اللہ خان صاحب نیویاں اڑیسہ۔

کاتب الحروف: ملک صلاح الدین ایم اے وکیل المال نزیل کیرنگ۔

دستخط آفتاب الدین ولد عرفان خان سکرٹری مال جماعت احمدیہ کیرنگ۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

(منیجر)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن بہنوں کو تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے تین صد روپیہ اپنا یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کی ایک فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۶۷۱۔ مکرم صاحبزادہ عبد الحمید صاحب ٹوپی ضلع مردان منجانب والدہ صغریٰ بیگم صاحبہ مرحومہ -/۳۰۰

۶۷۲۔ " " " منجانب ہمشیرہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ مرحومہ -/۳۰۰

۶۷۳۔ " " " منجانب ہمشیرہ امۃ الرحیم بیگم صاحبہ مرحومہ -/۳۰۰

۶۷۴۔ " " " منجانب ہمشیرہ امۃ القدیر بیگم صاحبہ مرحومہ -/۳۰۰

۶۷۵۔ محترمہ امۃ الرفیق بیگم صاحبہ بنت ماسٹر محمد سعد اللہ خاں صاحب فیکٹری ایریا ربوہ -/۳۰۰

۶۷۶۔ محترمہ صادقہ سلطانہ صاحبہ بیگم مبارک احمد صاحب گلگت -/۳۰۰

۶۷۷۔ محترمہ سیدہ سعیدہ فاطمہ صاحبہ پشاور چھاؤنی -/۳۰۰

۶۷۸۔ محترمہ قانتہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ میجر جنرل میاں احیاء الدین صاحب مرحوم پشاور -/۳۰۰

۶۷۹۔ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ بیگم کرنل اکبر علی صاحب کھاریاں ضلع گجرات -/۳۰۰

۶۸۰۔ محترمہ امت الحی صاحبہ گڑھی شاہو لاہور -/۳۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

حافظ کلاسز کے متعلق اعلان

نظارت اصلاح و ارشاد کے ماتحت دس (۱۰) حافظ کلاسز جاری ہیں ان میں گنجائش ہے۔ اگر کسی جماعت کو حافظ کلاس جاری کروانے کی شدید خواہش ہو۔ تو دو شرطوں کے ساتھ کھولی جا سکتی ہے

(۱) کم از کم پانچ طلبہ حافظ کلاس کے لئے مہیا کرنا مجلس عاملہ کی ذمہ داری ہوگی۔

(۲) شہری جماعت کی صورت میں مرکز -/۴۰ روپے ماہوار اور دیہاتی جماعت کی صورت میں -/۳۰ روپے ماہوار بطور گرانٹ دے گا۔ نصف رقم کی ذمہ داری مقامی جماعت پر ہوگی۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے برادر اصغر عزیز عبد الرشید سندھ یونیورسٹی سے ایم۔ اے (پولیٹیکل سائنس) کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کرام سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد عمر (سندھی) شاہد ایم۔ اے (بی سلسلہ احمدیہ حال کوئٹہ)

۲۔ خاکسار کا چھوٹا لڑکا بشیر احمد بعارضہ بخار بیمار ہے۔ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

نیاز احمد۔ دودہ۔ براہ بھاگٹانوالہ۔ ضلع سرگودھا

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

96

اندرا گاندھی کے نام جے پرکاش نرائن کا خط

سری نگر ۲۴ جون۔ اس بات کا امکان ہے کہ بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کل دہلی روانہ ہونے سے قبل شیخ محمد عبداللہ سے ملاقات کریں گی۔ بھارتی اخبار "ملاپ" کے مطابق بھارت کے ممتاز رہنما جے پرکاش نرائن نے مسز اندرا گاندھی کو ایک خط لکھا جس میں انہوں نے بھارتی وزیر اعظم کو تنازعہ کشمیر کے بارے میں شیخ عبداللہ سے بات چیت کا مشورہ دیا ہے۔

جے پرکاش نرائن نے اپنے خط میں ایک بار پھر یہ موقف اختیار کیا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے تعلقات کشمیر کے تصفیہ کے بغیر معمول پر نہیں آسکتے۔ اور یہ تنازعہ شیخ عبداللہ کی حمایت کئے بغیر حل ہو نہیں سکتا انہوں نے اپنے خط میں مزید کہا ہے کہ اس وقت آپ قومی یک جہتی کی کانفرنس میں شرکت کرنے کی غرض سے سری نگر میں موجود ہیں۔ یہ ایک اچھا موقع ہے اور آپ کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ خط میں مزید کہا گیا ہے کہ برصغیر میں امن قائم کرنا بڑا ضروری ہے۔ اس کام میں وہی لوگ مدد کر سکتے ہیں جو صورت حال کو اچھی طرح سمجھتے ہوں۔ امید ہے ادھر قومی یک جہتی کانفرنس کل ایک قرارداد منظور کرنے کے بعد ختم ہو گی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی اور دوسرے بھارتی لیڈروں نے حال ہی میں یہ موقف اختیار کیا ہے کہ جب تک شیخ عبداللہ اپنے نظریات تبدیل نہیں کرتے اور الحاق کے بارے میں وہ جن خیالات کا اظہار کرتے رہتے ہیں ان سے دستکش نہیں ہو جاتے اس وقت تک ان سے کسی قسم کی بات چیت نہیں کی جائے گی۔

جھڑپ میں ۹ اسرائیلی ہلاک ہو گئے

تل ابیب ۲۴ جون۔ مقبوضہ علاقوں میں کل دو مقامات پر عرب حریت پسندوں اور اسرائیلی فوجوں میں زبردست لڑائی ہوئی۔ ایک کو پکڑ لیا گیا۔ اس کے مقابلہ میں ایک اسرائیلی فوجی مارا گیا۔ اور دو زخمی ہوئے۔

ترجمان نے یہ بھی دعوے کیا کہ انہوں نے اس لڑائی میں حریت پسندوں کے کافی اسلحہ پر بھی قبضہ کر لیا اس میں روسی طرز کی رائفلیں، سوئٹزرلینڈ سب مشین گنیں، ۶۰ ملی میٹر کی مارٹر گنیں۔ بارودی سرنگیں، گولہ بارود وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ خوراک کے ذخیرہ پر بھی قبضہ کر لیا گیا۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ چھاپہ مار پوری طرح زیر یافتہ ہیں اور اس حملہ میں اسرائیلی فوج کو سخت نقصان پہنچا۔ اگر اس کی بروقت اطلاع نہ مل جاتی۔ دوسری جھڑپ نابلس کے قریب ہوئی جس میں چھاپہ ماروں نے ۹ اسرائیلی فوجیوں کو ہلاک اور چھ کو زخمی کیا۔ اور ان کا اسلحہ اور گولہ بارود کا ذخیرہ بھی تباہ کر دیا۔

الفتح کے ترجمان کا اعلان

عمان ۲۴ جون۔ اسرائیل کے خلاف اپنی جدوجہد کو کامیاب بنانے کے لئے عرب چھاپہ ماروں کی تنظیم "الفتح" نے ویت کانگ چھاپہ ماروں، کیوبا کی انقلابی حکومت اور بعض دوسری آزادی پسند قوموں سے رابطہ قائم کر لیا ہے اس بات کا انکشاف الفتح کے رہنماؤں اور ترجمان مسٹر ابو عمار نے کیا ہے۔ وہ اردن میں کسی مقام پر چھاپہ ماروں کے خفیہ کیمپ میں تقریر کر رہے تھے۔

جنرل یحییٰ روس جانے کے لئے کراچی روانہ ہو گئے

راولپنڈی ۲۴ جون۔ ریکارڈ فوج کے کمانڈر انچیف جنرل ایم یحییٰ خان روس کو جانے کے لئے کل کراچی روانہ ہو گئے وہ ایک فوجی وفد لے کر روس کا دورہ کریں گے سرکاری ذرائع نے کل ہی وفد کے دورہ روس کی خبر دی تھی۔ واضح رہے کہ اس سے قبل ۱۹۶۶ء میں پاکستان کا ایک فوجی وفد ایئر مارشل نور خان کی قیادت میں روس گیا تھا۔ جنرل ایم یحییٰ کی قیادت میں اب پاکستان کا دوسرا وفد روس جا رہا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ روس کا ایک بحری بیڑہ کراچی آیا تھا۔

مبصرین نے پاکستان اور روس کے درمیان ان بڑھتے ہوئے تعلقات پر مسرت کا اظہار کیا ہے اور پاکستان وفد کے مجوزہ دورے سے دونوں ملکوں کی بڑھتی ہوئی دوستی کا ایک ثبوت قرار دیا ہے۔

اب ۵ فیصد سالانہ منافع

پوسٹ آفس سیونگ بینک پر

پوسٹ آفس سیونگز بینک کے عام حسابات پر اب منافع کی شرح بڑھا کر ۴ فیصد کے بجائے ۵ فیصد سالانہ کر دی گئی ہے مقررہ مدت کے حساب (فکسڈ ڈپازٹ اکاؤنٹس) اب ۶ ماہ یا اس سے ضرب دی جانے والی مدت یعنی ۶ ماہ، ایک سال، ڈیڑھ سال، دو سال یا اسی حساب کی مدت پر رکھوائے جا سکتے ہیں۔ منافع ششماہی بنیادوں پر ہر سہ ماہی کو حساب سے یکمشت یا قسطوں میں ادا کیا جائیگا۔

علاوہ بریں مقررہ معیاد کے موجودہ حسابات پر بھی باقی ماندہ مدت کے لئے یکم جولائی ۱۹۶۸ء سے نئی شرح کے مطابق منافع دیا جائیگا۔

پوسٹ آفس سیونگز بینک کے مقررہ مدت کے حسابات (فکسڈ اکاؤنٹس) پر مندرجہ ذیل اضافہ شدہ شرح منافع دینا منظور کیا گیا ہے۔

۶	ماہ	لیکن	۱۲ ماہ سے کم مدت کیلئے	۵ ۱/۴ فیصد
۱۲	"	"	۲۴ " " "	۵ ۱/۲ "
۲۴	"	"	۳۶ " " "	۵ ۳/۴ "
۳۶	"	"	۴۸ " " "	۶ "
۴۸	"	اور اس سے زیادہ مدت کے لئے		۶ ۱/۴ "

پوسٹ آفس سیونگز بینک
سب سے زیادہ اور ٹیکس سے قطعی مستثنیٰ
منافع کی ضمانت دیتا ہے۔

جاری کردہ: سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

ADARTS

سچا مذہب ایک طرف تعلق باللہ کے پہلو کو مضبوط کرتا ہے اور دوسری طرف شفقت علی خلق اللہ پر زور دیتا ہے

اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس میں حقوق اللہ اور حقوق العباد پورے طور پر ادا کئے گئے ہیں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کی حقیقت اور اس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ایک سچا مذہب انہی دو اغراض کا حامل ہوتا ہے یعنی ایک طرف تو وہ تعلق باللہ کے پہلو کو مضبوط کرتا ہے اور دوسری طرف وہ شفقت علی خلق اللہ کی طرف بنی نوع انسان کو توجہ دلاتا ہے اور جب اس کی تعلیم کے نتیجہ میں لوگوں کا خدا تعالیٰ سے بھی تعلق ہو جائے اور بنی نوع انسان سے بھی وہ شفقت کرنے لگیں۔ تو نہ خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں کسی ناراضگی کا ڈر ہو سکتا ہے اور نہ بنی نوع انسان کی طرف سے انہیں کوئی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے اور اس طرح وہ روحانی اور جسمانی دونوں رنگ میں محفوظ ہو جاتے ہیں۔ غرض اسلام کے نام میں ہی اللہ تعالیٰ نے مذہب کی ساری حقیقت بیان کر دی ہے اور بتایا ہے کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس میں خدا تعالیٰ کے حقوق بھی کامل طور پر ادا کئے گئے ہیں اور بنی نوع انسان کے حقوق کا بھی اس میں پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔

ہر انسان کا پہلا تعلق اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہوتا ہے پس وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بن جاتا ہے وہ مسلم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے احکام کے آگے اپنے آپ کو کلیۃً ڈال دیتا ہے اور یہی اسلام کی توضیح اور اس کی صحیح تشریح ہے۔ دوسرا تعلق انسان کا اپنی ذات اور بنی نوع انسان سے ہوتا ہے پس جو شخص اپنی ذات کو فتنوں میں پڑنے سے بچا لیتا ہے۔ شرارتوں میں پڑنے سے بچا لیتا ہے۔ بد دیانتیوں۔ خیانتوں، اور ظلموں میں پڑنے سے بچا لیتا ہے جھوٹ۔ فریب۔ دغا۔ بغض اور کینہ سے اپنے آپ کو ... ... بچا لیتا ہے وہ بھی مسلم ہے۔ کیونکہ اس نے اپنی جان کو سلامتی عطا کی ہے اسی طرح جو شخص اپنی قوم کے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ بھی مسلم ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو امن دیتا اور فساد اور خونریزی ان کے لئے پیدا نہیں کرتا وہ بھی مسلم ہے مگر جو شخص اس کے خلاف عمل کرتا ہے وہ غیر مسلم ہے چاہے وہ رات دن اپنے آپ کو مسلم کہتا رہے کیونکہ نام کے ساتھ کوئی چیز بدل نہیں جاتی۔ ہم دیکھتے ہیں بسا اوقات بعض دفعہ ایسی حالت میں جب کہ ان کے ہاتھ میں کوئی چیز نہیں ہوتی کھیلتے ہوئے دوسرے بچے کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں لو میں تمہیں آم دیتا ہوں تم کھا لو یا پیسہ دیتا ہوں تم لے لو۔ حالانکہ ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہوتا۔ اب بچوں کا ایسا فعل ایک مذاق کے طور پر تو کام آ سکتا ہے یہ فائدہ تو ہو سکتا ہے کہ ماں باپ یا بھائی وغیرہ ہنس پڑیں یا جس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر ایسا کیا جاتا ہے وہ ہنس پڑے اور سمجھے کہ مجھ سے مذاق کیا گیا ہے۔ لیکن اس سے کوئی حقیقی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ خیالی طور پر تم کسی کو دنیا کی بادشاہت بھی بخش دو حق اس کے حالات میں کوئی تغیر نہیں آئے گا۔ لیکن حقیقی طور پر اگر تم کسی کو ایک پیسہ بھی دے دو تو وہ اس سے فائدہ اٹھائے گا۔ یہی حال ایمان کا ہے اگر کوئی شخص صرف اسلام کے نام سے کام لے تو وہ دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ لیکن اگر وہ اسلام کے مفہوم کے مطابق تھوڑا سا بھی عمل کرے تو بہت کچھ فائدہ حاصل کر سکتا ہے اور دوسروں کو بھی حقیقی فائدہ پہنچا سکتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ جزء اول صفحہ ۱۰۹، ۱۱۰)

درخواست دعا - میری والدہ صاحبہ بعارضہ ٹائیفائیڈ علیل ہیں۔ گھبراہٹ اور بے چینی بہت ہے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(محمد الطاف خان انور وکالت تبشیر ربوہ)

چودہ سو سالہ جشن نزول قرآن کے مبارک موقع پر

احمدیہ دار المطالعہ کراچی میں تراجم قرآن کریم کی نمائش

نمائش کا افتتاح محترم ڈاکٹر ممتاز حسن صاحب ستارۂ پاکستان نے فرمایا

کراچی — خدا تعالیٰ کی آخری اور دائمی شریعت قرآن مجید کے چودہ سو سالہ جشن نزول کے سلسلہ میں پچھلے دنوں جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے احمدیہ دار المطالعہ سندر روڈ کراچی میں تراجم قرآن کریم کی ایک وسیع اور مہتم بالشان نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ اس نمائش کا افتتاح ۱۵ احسان ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۵ جون ۱۹۶۸ء کو ملک کی علم دوست، نامور شخصیت محترم جناب ڈاکٹر ممتاز حسن صاحب ستارۂ پاکستان نے فرمایا۔ اس موقعہ پر محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی و چیئرمین تنظیمی کمیٹی نمائش تراجم قرآن مجید نے استقبالیہ ایڈریس پڑھتے ہوئے دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی اہمیت اور اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ محترم جناب ڈاکٹر ممتاز حسن صاحب نے نمائش کا افتتاح فرماتے ہوئے تراجم قرآن مجید کے سلسلہ میں جماعت کی خدمات اور مساعی کو سراہا نمائش میں انگریزی، جرمن، ڈچ، ڈینش، سواحیلی، یوربا، لوگنڈی، ہندی، گورمکھی، اردو اور متعدد دیگر زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کے نسخے پیش کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں قرآن مجید کے بعض قلمی اور نادر نسخے بھی زیارت کے لئے رکھے گئے ہیں۔

یہ نمائش اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی اور روزانہ ہزاروں افراد تراجم قرآن مجید کی زیارت کی غرض سے نمائش دیکھنے آتے رہے ہیں۔ ۲۱ احسان کو سیکرٹری اطلاعات و نشریات جناب الطاف گوہر نے بھی نمائش کو دیکھا اور سراہا۔

کراچی کے اخبارات نے نمائش کے متعلق خاص تفصیلی اطلاعات شائع کیں۔ نیز ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے بھی نمائش کی خبر کو خاص اہتمام سے نشر کیا۔

محترم سید محمد اکبر شاہ صاحب کی وفات

میرے تایا جناب سید محمد اکبر شاہ صاحب مہاجر بھیرہ ضلع جالندھر جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے مورخہ ۲۰ احسان ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۰ جون ۱۹۶۸ء بوقت ۸ بجے شب مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی عمر سو سال کے لگ بھگ تھی۔ دوسرے دن بعد نماز جمعہ مکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور عام قبرستان میں امانتاً دفن کیا گیا قبر تیار ہونے پر مکرم حکیم عبد الرحمٰن صاحب آف ماچھی واڑہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کروائی۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور ہم سب پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (سید محمد رفیق شاہ نقشہ نویس دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

شکریہ احباب

بعد مرحوم محترم کرنل حبیب احمد صاحب کی رحلت پر احباب نے برادرم مرحوم کی کوٹھی پر تعزیت کی غرض سے تشریف لے جا کر نیز تاروں اور خطوط کے ذریعہ ہمدردی فرما کر جس تعلق۔ محبت، شفقت اور خلوص کا مظاہرہ فرمایا۔ اس پر ہم سب احباب کے بے حد شکر گزار اور احسان مند ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس حسن سلوک کا سب کو بہترین اجر اور اپنی رضا و خوشنودی سے نوازے اور برادرم مرحوم کے درجات جنت الفردوس میں بلند فرمائے۔ اور ہم سب کو علی الخصوص بیگم صاحبہ کرنل صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور اپنے کرم سے خود ہی ہم سب کی غمگساری اور دلداری فرمائے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

صلاح الدین احمد
مشیر قانونی و ناظم جائداد

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴